

# کتابِ دانیال - نمبر تین

دوہری بصارتیں

Jeff Pippenger

2023-11-25

ہم اس وقت کتابِ دانی ایل کے سیاق میں احبار باب چھبیس کے "سات گنا" پر گفتگو کر رہے ہیں۔ یہ اُن لوگوں سے پوشیدہ ہے جنہوں نے اپنی آنکھیں بند کرنے کا انتخاب کیا ہے، لیکن جو دیکھنا چاہتے ہیں اُن کے لیے موجود ہے۔ ہم دانی ایل باب آٹھ، آیت تیرہ سے آغاز کریں گے۔

تب میں نے ایک مقدس کو بولتے ہوئے سنا، اور ایک دوسرے مقدس نے اُس مقدس سے جو بول رہا تھا کہا، یہ رویا دائمی قربانی اور معصیتِ ویرانی کے بارے میں کتنی مدت تک رہے گی کہ مقدس مقام اور لشکر دونوں پامال کیے جائیں؟ دانیال 8:13۔

یہ آیت لفظ "پھر" سے شروع ہوتی ہے اور پچھلی دس آیات میں دانی ایل کی دیکھی ہوئی نبوتی تاریخ کی رؤیا سے فرق واضح کرتی ہے۔ اس باب کی پہلی اور دوسری آیت اس سال کی نشاندہی کرتی ہیں جس میں دانی ایل نے رؤیا پائی، اور یہ بھی بتاتی ہیں کہ اس نے وہ نہر الائی کے کنارے پائی۔ آیات تین سے بارہ تک وہ نبوتی تاریخ کی رؤیا "دیکھتا" ہے۔ "پھر" وہ ایک آسمانی مکالمہ "سنتا" ہے جو ایک سوال اور ایک جواب پر مشتمل ہے۔ آیت پندرہ میں وہ یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ ابھی جو نبوتی تاریخ کی رؤیا اس نے "دیکھی" تھی وہ کس چیز کی نمائندگی کرتی تھی۔ یہ بات سمجھنا نہایت ضروری ہے کہ آیات تین سے بارہ تک جو رؤیا دانی ایل نے "دیکھی" اور جو آسمانی مکالمہ اس نے "سنا"—یہ دونوں الگ الگ رؤیا ہیں۔

لیکن تمہاری آنکھیں مبارک ہیں کیونکہ وہ دیکھتی ہیں؛ اور تمہارے کان کیونکہ وہ سنتے ہیں۔ متی 13:16

آیت تیرہ میں سوال یہ ہے: "یہ رؤیا کب تک رہے گی؟" اور "رؤیا" کے طور پر ترجمہ کیا گیا لفظ عبرانی میں اُس لفظ سے مختلف ہے جو سولہویں آیت میں "رؤیا" کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے۔

اور میں نے اولای کے کناروں کے درمیان ایک آدمی کی آواز سنی، جس نے پکار کر کہا، جبرائیل، اس آدمی کو رویا سمجھا دے۔ دانی ایل 8:16۔

دو مختلف عبرانی الفاظ کو انگریزی لفظ "vision" میں ترجمہ کر دینے کے نتیجے میں، احبار باب چھبیس کے "سات بار" "عین سامنے ہوتے ہوئے بھی پوشیدہ" ہو گئے۔ وہ بائبل کے طالب علم جو صرف سطحی نظر سے دیکھ کر مطمئن ہو جاتے ہیں، ان دو مختلف عبرانی الفاظ کو ایک ہی لفظ سمجھ لیتے ہیں، مگر وہ ایسا اپنے ہی نقصان پر کرتے ہیں۔

سطح پر سرسری نظر ڈالنا کچھ زیادہ فائدہ نہیں دے گا۔ اسے سمجھنے کے لیے غور و فکر پر مبنی تحقیق اور سنجیدہ، مشقت طلب مطالعہ درکار ہے۔ کلام میں ایسی سچائیاں ہیں جو سطح کے نیچے پوشیدہ قیمتی دھات کی رگوں کی مانند ہیں۔ جب ان کے لیے کھدائی کی جائے، جیسے آدمی سونا اور چاندی کے لیے کھودتا ہے، تو پوشیدہ خزانے دریافت ہو جاتے ہیں۔ یقین رکھیں کہ سچائی کی دلیل خود کلام مقدس میں ہے۔ ایک آیت دوسری آیات کو کھولنے کی کنجی ہے۔ معنی کے بھرپور اور پوشیدہ پہلو خدا کے روح القدس کے وسیلہ سے کھلتے ہیں، جو ہمارے فہم کے لیے کلام کو واضح کر دیتا ہے: "تیرے کلام کے داخل ہونے سے روشنی ہوتی ہے؛ یہ سادہ دل کو سمجھ دیتا ہے۔" مسیحی تعلیم کے بنیادی اصول، 390۔

ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ کلام خدا میں "ہر حقیقت کی اپنی اہمیت ہوتی ہے"، اور اگر ہم اس حقیقت کو نظر انداز کرنے کا فیصلہ کریں کہ آٹھویں باب میں دو مختلف عبرانی الفاظ کا ترجمہ "رویا" کیا گیا ہے، تو اپنے اوپر لاودکیائی اندھاپن مسلط کرنے کے ہم خود ذمہ دار ہیں۔ پرانا مقولہ یہ ہے، "اس سے زیادہ اندھا کوئی نہیں جو دیکھنا نہ چاہے۔"

بائبل میں وہ تمام اصول موجود ہیں جنہیں سمجھنا اس لیے ضروری ہے کہ انسان اس زندگی کے لیے بھی اور آنے والی زندگی کے لیے بھی تیار ہو سکے۔ اور یہ اصول ہر کوئی سمجھ سکتا ہے۔ ایسا کوئی شخص نہیں جو اس کی تعلیم کی قدر کرنے کا جذبہ رکھتا ہو اور بائبل کا ایک بھی اقتباس پڑھے اور اس سے کوئی مددگار خیال حاصل کیے بغیر رہ جائے۔ لیکن بائبل کی سب سے قیمتی تعلیم موقع بہ موقع یا بے ربط مطالعے سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ اس کا عظیم نظام حق اس طرح پیش نہیں کیا گیا کہ جلدباز یا لاپرواہ قاری اسے پہچان سکے۔ اس کے بہت سے خزانے سطح سے بہت نیچے چھپے ہوئے ہیں اور محنتی تحقیق اور مسلسل کوشش ہی سے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ وہ صداقتیں جو اس عظیم مجموعے کو تشکیل دیتی ہیں، انہیں تلاش کر کے جمع کرنا پڑتا ہے—یہاں تھوڑا، وہاں تھوڑا۔ یسعیاہ 28:10۔

جب اس طرح تلاش کر کے یکجا کیے جائیں گے تو معلوم ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ پوری طرح ہم آہنگ ہیں۔ ہر انجیل دوسری انجیلوں کی تکمیل ہے، ہر نبوت کسی دوسری کی توضیح، ہر سچائی کسی اور سچائی کی توسیع۔ یہودی نظام کے نمونے انجیل سے واضح ہو جاتے ہیں۔ کلام خدا کے ہر اصول کی اپنی جگہ ہے، ہر حقیقت کا اپنا اثر و تعلق۔ اور یہ مکمل ساخت، اپنے ڈیزائن اور تنفیذ میں، اپنے مصنف کی شہادت دیتی ہے۔ ایسی ساخت کا تصور یا ساخت گری کسی ذہن کے بس کی بات نہ تھی، سوائے اس ذہن کے جو لامحدود ہے۔ تعلیم، 123۔

لفظ "رویا" کتاب دانی ایل کے آٹھویں باب میں دس بار آتا ہے، مگر ان دس مواقع پر دو مختلف عبرانی الفاظ استعمال ہوئے ہیں، اور ان الفاظ کے معانی ایک جیسے نہیں ہیں۔ اگر ان کا مطلب ایک ہی ہوتا تو دانی ایل ان دسوں مواقع پر ان میں سے صرف ایک ہی لفظ استعمال کرتا۔ دانی ایل نے دو الفاظ لکھے، کیونکہ ان میں سے ہر ایک کے اپنے معنی ہیں، اور ان میں سے ایک اُس رویا کی نمائندگی کرتا ہے جو دانی ایل نے "دیکھی"، اور دوسرا اُس رویا کی جو اس نے "سنی"۔ آیت تیرہ میں، "رویا" کے طور پر ترجمہ کیا گیا لفظ *châzôn* ہے، اور اس کا مطلب "منظر"، یا "رویا"، "خواب" یا "الہامی پیغام" ہے۔ میں اسے اس کی تعریف اور جس طرح دانی ایل اسے استعمال کرتا ہے اس کی بنا پر "نبوی تاریخ کی رویا" کہتا ہوں۔

دانیال باب آٹھ کی پہلی آیت میں دانیال کہتا ہے "ایک رویا مجھے نظر آئی"، اور دوسری آیت میں وہ دو بار بیان کرتا ہے کہ اس نے "رویا میں دیکھا"۔ پھر تیرہویں آیت میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ "یہ رویا کب تک رہے گی"۔ ان تمام استعمالات میں عبرانی لفظ "*châzôn*" آیا ہے۔ پھر پندرہویں آیت میں ہم شاید اس سب سے اہم موقع پر آتے ہیں جب دانیال نے یہی لفظ استعمال کیا، کیونکہ وہ کہتا ہے، "جب میں..." رویا دیکھ چکا تھا اور اس کے معنی کی تلاش کی۔" دانیال نے *châzôn* رویا دیکھ لینے کے بعد وہ جاننا چاہتا تھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کا اس باب میں احبار باب چھبیس کے "سات زمانوں" کے پوشیدہ ہونے پر بڑا اثر ہے۔

وہ آیات سترہ اور چھبیس میں لفظ *châzôn* بھی استعمال کرتا ہے۔ دانی ایل کے آٹھویں باب میں "رویا" کا لفظ دس مرتبہ آتا ہے، اور ان میں سے سات جگہ لفظ *châzôn* استعمال ہوا ہے۔ دانی ایل چار مرتبہ ایک اور عبرانی لفظ بھی استعمال کرتا ہے جس کا ترجمہ "رویا" کیا جاتا ہے۔ وہ دوسرا عبرانی لفظ *mar'eh* ہے، اور اس کا مطلب "صورت" ہے۔

Châzôn دانی ایل کے باب آٹھ میں سات بار آتا ہے، اور mar'eh چار بار، اور دونوں مل کر ان دس مواقع کی نمائندگی کرتے ہیں جب دانی ایل کے باب آٹھ میں انگریزی لفظ "vision" آتا ہے۔ سات جمع چار گیارہ ہوتے ہیں، کیونکہ mar'eh کے ایک موقع پر اس کا ترجمہ بالکل اس کی تعریف کے مطابق کیا گیا ہے؛ چنانچہ آیت پندرہ میں، جب دانی ایل نے نبوتی تاریخ کی Châzôn روایا کے "معنی کی تلاش کی"، تو اس کے سامنے "ایک آدمی کی صورت میں" "کھڑا تھا"۔ لفظ "mar'eh" mar'eh ہے۔ لہذا mar'eh دانی ایل کے باب آٹھ میں چار بار استعمال ہوا ہے، اور ایک بار اس کا ترجمہ اس کے بنیادی معنی "appearance" کے مطابق کیا گیا ہے، اور باقی تین بار اسے "vision" کے طور پر ترجمہ کیا گیا ہے۔

میں ان حضرات پر کسی قسم کی تنقید پیش نہیں کر رہا جنہوں نے کنگ جیمز بائبل کا ترجمہ کیا۔ تاہم یہ نوٹ کیا جانا چاہیے کہ آیت تیرہ میں کنگ جیمز بائبل کا واحد اضافہ شدہ لفظ (sacrifice) پایا جاتا ہے، جس کے بارے میں الہام قطعی طور پر کہتا ہے کہ "متن سے تعلق نہیں رکھتا۔" الہام مزید یہ بھی بیان کرتا ہے کہ یہ اضافہ شدہ لفظ "انسانی حکمت سے شامل کیا گیا تھا۔" اسی باب میں دو مختلف عبرانی الفاظ دونوں کو ایک ہی انگریزی لفظ میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہ سمجھنا کہ ان دونوں الفاظ میں فرق پہچاننا کیوں ضروری ہے، غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔

اور یوں ہوا کہ جب میں، بلکہ میں دانی ایل، نے رؤیا دیکھی اور اس کے معنی معلوم کرنے کی کوشش کی، تو دیکھو، میرے سامنے ایک ایسا کھڑا تھا جس کی صورت آدمی کی سی تھی۔ اور میں نے اولای کے کناروں کے درمیان سے ایک آدمی کی آواز سنی جو پکار کر کہتی تھی، جبرائیل، اس شخص کو رؤیا کی سمجھ دے۔ دانی ایل ۸:۱۵، ۱۶۔

جب دانی ایل نے ابھی ابھی دیکھی ہوئی "châzôn" رؤیا کے "معنی کی تلاش" کی، تو مسیح جبریل کو یہ بتاتے ہیں کہ وہ دانی ایل کو اس "mar'eh" رؤیا کی "سمجھ دلائے" جسے اُس نے ابھی ابھی "سنی" تھی۔ دانی ایل نبوتی تاریخ کی رؤیا کو سمجھنا چاہتا تھا، لیکن مسیح، جن کی آیت تیرہ میں پلمونی (وہ مخصوص مقدس جو بولتا تھا) کے طور پر شناخت کی گئی تھی، نے جبریل کو ہدایت دی کہ وہ دانی ایل کو "mar'eh" رؤیا سمجھائے، نہ کہ "châzôn" رؤیا۔ آیات پندرہ اور سولہ میں جبریل کے لیے بیان کردہ مقصد یہ ہے کہ وہ دانی ایل کو "mar'eh" رؤیا سمجھائے—یہ وہ لفظ ہے جس کا ترجمہ "رؤیا" کیا گیا ہے اور جس کے معنی "صورت" ہیں—نہ کہ وہ نبوتی تاریخ کی رؤیا جسے دانی ایل سمجھنا چاہتا تھا۔ جبریل کی ذمہ داری کو پہچانے بغیر، احبار چھبیس کے "سات گنا" صاف نظر آنے کے باوجود چھپا رہتا ہے۔

آیت 26 میں وہ دونوں عبرانی الفاظ جو "رؤیا" کے طور پر ترجمہ کیے جاتے ہیں اسی آیت میں موجود ہیں، اور یہ آیت "سات زمانے" کے بارے میں دانی ایل کی گواہی کی حقیقت کو آشکار کرنے والی بنیادی کلیدوں میں سے ایک بن جاتی ہے۔

اور شام اور صبح کی جو رؤیا بتائی گئی تھی وہ سچی ہے؛ لہذا تو اس رؤیا کو بند کر دے، کیونکہ یہ بہت سے دنوں کے لیے ہے۔ دانی ایل 8:26۔

آیت چھبیس میں، "شام اور صبحیں" کا رؤیا mar'eh رؤیا ہے، جس کے معنی "ظاہری صورت" ہیں، لیکن جس رؤیا کو "بند رکھا جانا" تھا، وہ نبوتی تاریخ کا châzôn رؤیا ہے۔ "شام اور صبحیں" کی اصطلاح ہی وہ چیز ہے جو ان دو رؤیائوں کے درمیان امتیاز کو علیحدہ کرتی اور متعین کرتی ہے۔ یہ ایسا اس طرح کرتی ہے کہ بائبل کی تدوین میں انسانی عنصر کی ایک اور مثال پیش کرتی ہے۔ یہ انسانی عنصر ان انبیا پر بھی مشتمل تھا جنہوں نے بائبل کے الفاظ قلم بند کیے، اور ان لوگوں پر بھی جنہوں نے بائبل کا ترجمہ کیا۔ بائبل، مسیح کی مانند، الوہیت اور انسانیت کے امتزاج کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ انسانیت تاریخ بھر میں چلی آتی رہی—آدم کے گناہ کے بعد سے لے کر ان لوگوں تک جنہوں نے بائبل کو قلم بند کیا اور ترجمہ کیا۔ مسیح اور بائبل دونوں کلام خدا ہیں، اور کلام خدا پاک ہے، کیونکہ اس امتزاج کی الوہیت

ہمیشہ جسم میں موجود حدود پر غالب رہتی ہے۔

پولس، یسوع مسیح کا خادم، رسول ہونے کے لیے بلایا گیا اور خدا کی خوشخبری کے لیے مخصوص کیا گیا، (جس کا اس نے مقدس صحائف میں اپنے نبیوں کے وسیلہ پہلے سے وعدہ کیا تھا)، اپنے بیٹے، ہمارے خداوند یسوع مسیح، کے بارے میں، جو جسم کے اعتبار سے داؤد کی نسل سے پیدا ہوا۔ رومیوں 1:1-3۔

خدا کے کلام میں "شام اور صبح" کا فقرہ بار بار ملتا ہے، اور اسے ہمیشہ "شام اور صبح" کے طور پر ترجمہ کیا جاتا ہے، جیسا کہ آیت چھبیس میں ہے، اور اسی طرح پیدائش میں تخلیق کی کہانی میں بھی اکثر ترجمہ کیا گیا ہے جو بار بار بیان کرتی ہے: "اور شام اور صبح تھیں...." درحقیقت، اور ہر حقیقت کی اپنی اہمیت ہوتی ہے (اور یہ حقیقت سمجھنا ضروری ہے)، بائبل میں واحد جگہ جہاں "شام اور صبح" کے فقرے کا ترجمہ "شام اور صبح" کے طور پر نہیں کیا گیا (جیسا کہ آیت چھبیس میں ہے)، وہ دانی ایل آٹھ کی آیت چودہ ہے۔ وہاں، اور صرف وہیں، خدا کے کلام میں "شام اور صبح" کے فقرے کا ترجمہ صرف "دن" کیا گیا ہے۔

اور اُس نے مجھ سے کہا: دو ہزار تین سو دن تک؛ تب مقدس پاک کیا جائے گا۔ دانی ایل 8:14۔

دانی ایل کے اسی باب میں بارہ آیات بعد، عبرانی فقرہ "شام اور صبح" ہمیشہ کی طرح ہی ترجمہ کیا گیا ہے؛ مگر اس آیت میں جو ایڈونٹسٹ عقیدے کا مرکزی ستون اور بنیاد ہے، اسی فقرے کا ترجمہ سادہ طور پر "دن" کر دیا گیا ہے۔ کنگ جیمز بائبل کے مترجمین کو ایسا کھلا تضاد کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ انہوں نے آیت چھبیس میں اس فقرے کا ترجمہ بائبل کے باقی تمام مقامات پر اس کے ہر استعمال کے مطابق کیا تھا۔ لیکن آیت چھبیس سے بارہ آیات پہلے، آیت چودہ میں، ان کے انسانی پہلوانے آیت تیرہ کے سوال کے جواب پر ایک خاص امتیاز قائم کر دیا۔ اور آیت تیرہ کے سوال میں وہ ایک لفظ (قربانی) شامل تھا جسے بائبل میں شامل نہیں کیا جانا تھا۔ خدا چاہتا تھا کہ آیت چودہ نہایت گہرے اور منفرد انداز میں نمایاں ہو۔ ایسا کرتے ہوئے، اس نے یہ بھی واضح کر دیا کہ جبرائیل کو دانی ایل کو کیا سمجھانے کی ہدایت دی گئی تھی۔

سولہویں آیت میں، یسوع نے جبرائیل کو حکم دیا کہ وہ دانی ایل کو mar'eh رویا کی سمجھ دے، اس کے باوجود کہ دانی ایل نبوی تاریخ کی châzôn رویا کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ چھبیسویں آیت کہتی ہے کہ "شاموں اور صبحوں کی جو رویا بتائی گئی تھی" "سچی" تھی۔ châzôn رویا ایک نبوی "منظر" تھی، لیکن mar'eh رویا "بتائی" گئی تھی، کیونکہ وہ بول کر کہی گئی تھی۔ یہ چودھویں آیت میں کہی گئی تھی جب پلمونی نے کہا، "دو ہزار اور تین سو شاموں اور صبحوں تک؛ تب مقدس پاک کیا جائے گا۔" چھبیسویں آیت "شام اور صبحیں" کے اظہار کو استعمال کرتی ہے، کیونکہ یہ اسے اُس رویا کے طور پر شناخت کرتی ہے جو "کہی" گئی تھی، تاکہ دانی ایل باب آٹھ میں دونوں رویاؤں کے بیچ امتیاز واضح کرے۔ نبوی تاریخ کی وہ رویا جسے دانی ایل نے "دیکھا" تھا، اور جسے سمجھنے کی وہ خواہش رکھتا تھا، اُس رویا سے مختلف تھی جو "کہی" گئی تھی اور جسے دانی ایل نے "سنا" تھا۔ اس سے بھی بڑھ کر، وہ رویا جسے دانی ایل نے "سنا" تھا، وہی رویا تھی جس کی سمجھ جبرائیل کو دانی ایل کو دینی تھی۔

جن انسانوں نے مقدس بائبل کی تیاری میں حصہ لیا انہوں نے دانیال کے آٹھویں باب میں لفظ "رؤیا" دس بار درج کیا، اور ایسا کرتے ہوئے انہوں نے ایک "دیکھی" گئی رؤیا اور دوسری "سنی" گئی رؤیا کے درمیان امتیاز کو چھپا دیا۔ اس طرح انہوں نے اس تاکید کو بھی مبہم کر دیا جو یہ بتاتی ہے کہ مسیح کی منشا یہ تھی کہ دانیال اُس رؤیا کو سمجھے جو اس نے "سنی" تھی، اُس رؤیا کی سمجھ سے بڑھ کر جو اس نے "دیکھی" تھی۔ اب ہم یہ غور کر سکتے ہیں کہ جبرائیل اپنی سونپی گئی ذمہ داری کی تکمیل کے لیے کیا کرتا ہے۔

پس وہ اس جگہ آ پہنچا جہاں میں کھڑا تھا؛ اور جب وہ آیا تو میں ڈر گیا اور منہ کے بل گر پڑا؛ لیکن اس نے مجھ سے کہا، اے آدم زاد، سمجھ لے، کیونکہ یہ رؤیا آخری وقت کے لیے ہے۔ اب جب وہ مجھ سے بات کر رہا تھا تو میں زمین کی طرف منہ کیے گہری نیند میں پڑ گیا؛ لیکن اس نے مجھے چھوا اور مجھے سیدھا کھڑا کیا۔ اور اس نے کہا، دیکھ، میں تجھے بتاؤں گا کہ قہر کے آخری انجام میں کیا ہوگا، کیونکہ مقررہ وقت پر انجام ہوگا۔ دانیال 8:17-19۔

اب جبرائیل دانی ایل کو دو ہزار تین سو شاموں اور صبحوں کی رؤیا سمجھانے کے اپنے کام کا آغاز کرتا ہے، جو سچی ہے۔ وہ پہلے اسے بتاتا ہے کہ نبوی تاریخ کی رؤیا، جسے châzôn کی رؤیا کہا جاتا ہے، "آخر زمانہ" کے وقت ہوگی۔ پھر، جب دانی ایل نبوتی نیند میں تھا، جبرائیل نے دانی ایل کو چھوا اور اسے سیدھا کھڑا کر دیا۔ وہ اسے بتاتا ہے: "میں تجھے سمجھا دوں گا۔"

یہی وہ بات تھی جو پلمونی (مسیح) نے جبرائیل سے کرنے کو کہی تھی، جب اُس نے کہا، "جبرائیل، اس آدمی کو 'vision' vision سمجھا دے" جو شاموں اور صبحوں سے متعلق ہے۔ جبرائیل کہتا ہے کہ وہ دانی ایل کو "قہر کے آخری انجام میں کیا ہوگا" یہ معلوم کرا دے گا۔ یہی ہے! یہی تو لایوں کی کتاب باب چھبیس کا "سات گنا" ہے! یہ اسی نبوی طریق کار سے پوشیدہ رکھا گیا ہے جس کی گواہی دینے اور اپنی تحریروں میں اسے برتنے کی ہدایت جبرائیل نے نبیوں کو بارہا دی تھی! وہ طریقہ یہی ہے: "سٹر پر سطر، یہاں تھوڑا اور وہاں تھوڑا۔"

یوریاہ سمتھ کی کتاب "دانی ایل اور مکاشفہ پر خیالات" میں (جس سے تمام ایڈونٹسٹ، بلکہ ان کے ہمسائے بھی، واقف ہونا چاہیے)، سمتھ دانی ایل کے آٹھویں باب کی آیات سترہ تا انیس پر تبصرہ کرتے ہیں:

ایک عمومی بیان کے ساتھ کہ مقررہ وقت پر انجام ہوگا، اور یہ کہ وہ اسے یہ معلوم کرا دے گا کہ غضب کے آخری انجام میں کیا ہوگا، وہ رؤیا کی تعبیر شروع کرتا ہے۔ غضب کو اس طرح سمجھا جانا چاہیے کہ وہ ایک عرصہ وقت پر محیط ہے۔ کون سا وقت؟ خدا نے اپنی قوم اسرائیل سے کہا کہ ان کی بدکرداری کے سبب وہ ان پر اپنا غضب انڈیلے گا؛ اور اسی طرح اس نے 'اسرائیل کے ناپاک، شریر سردار' کے بارے میں ہدایات دیں: 'عمامہ ہٹا دو، اور تاج اتار لو۔۔۔ میں اسے الٹ دوں گا، الٹ دوں گا، الٹ دوں گا؛ اور وہ نہ رہے گا، جب تک کہ وہ نہ اُٹے جس کا حق ہے؛ اور میں اسے دے دوں گا۔' حزقی ایل 25:21-27، 31۔

"یہ وہ مدت ہے جب خدا کا غضب اپنے عہد کے لوگوں کے خلاف تھا؛ وہ مدت جس میں مقدس اور لشکر کو پاؤں تلے پامال کیا جانا تھا۔ جب اسرائیل بابل کی بادشاہی کے ماتحت ہوا تو شاہی سریند اتار لیا گیا اور تاج ہٹا دیا گیا۔ اسے پھر مادیوں اور فارسیوں نے الٹ دیا، پھر یونانیوں نے، پھر رومیوں نے—اور یہ اسی کے مطابق ہے کہ نبی نے یہ لفظ تین بار دہرایا۔ پھر یہودیوں نے جب مسیح کو رد کیا تو وہ جلد ہی روئے زمین پر منتشر ہو گئے؛ اور روحانی اسرائیل نے جسمانی نسل کی جگہ لے لی؛ مگر وہ زمینی اقتداروں کے زیر نگیں ہیں، اور رہیں گے، تاوقتیکہ داؤد کا تخت پھر سے قائم ہو—جب تک اس کا جائز وارث، مسیحا، سلامتی کا شہزادہ، آ نہ جائے، اور پھر وہ اسے عطا کر دیا جائے۔ تب غضب ختم ہو چکا ہوگا۔ اس مدت کے آخری انجام میں کیا کچھ واقع ہونا ہے، اب فرشتہ دانی ایل کو اسے بتانے والا ہے۔" یوریاہ سمتھ، دانی ایل اور مکاشفہ، 201، 202۔

وہ "قہر" جس کی سمتھ نشاندہی کر رہا ہے، 677 قبل مسیح میں شروع ہوا جب منسی کو آشوریوں نے بابل لے جایا تھا۔ بدقسمتی سے، سمتھ 586 قبل مسیح میں صدقیاہ کے تختہ الٹے جانے کو انیسویں آیت کے "قہر" کے زمانے کا نقطہ آغاز قرار دیتا ہے۔ سمتھ اس بات کو زیر بحث ہی نہیں لاتا کہ آیت میں "قہر" کا آخری انجام" کہا گیا ہے، اس کا مطلب کیا ہے۔ وہ اسے محض "قہر" ہی سمجھتا ہے، حالانکہ اگر "قہر" کا آخری انجام" ہے تو نحو اور منطق تقاضا کرتی ہیں کہ کم از کم "قہر" کا ابتدائی انجام" بھی ہو۔ سمتھ جانتا تھا کہ اسیری کے ستر سال 606 قبل مسیح میں نبوکدنصر کی یہویاقیم پر پہلی یورش سے شروع

ہوئے، لیکن اس نے قہر کے دور کی ابتدا نبوکدنصر کی تیسری یورش کو قرار دیا، جو یہوداہ کے آخری بادشاہ صدقیہ کے خلاف کی گئی تھی۔

"اگرچہ ہمارے پاس اُس [دانی ایل] کی ابتدائی زندگی کا اس سے زیادہ مفصل بیان موجود ہے جتنا کسی اور نبی کے بارے میں قلم بند کیا گیا ہے، تاہم اُس کی پیدائش اور نسب کامل گمنامی میں چھوڑ دیے گئے ہیں، سوائے اس کے کہ وہ شاہی نسل سے تھا، غالباً داؤد کے گھرانے میں سے، جو اُس وقت بہت کثیر ہو چکا تھا۔ وہ پہلی بار یہوداہ کے معزز اسیران میں سے ایک کے طور پر ظاہر ہوتا ہے، بابل کے بادشاہ نبوکدنصر کے پہلے سال میں، ستر برس کی اسیری کے آغاز پر، 606 ق م۔ یرمیاہ اور حبقوق ابھی اپنی نبوتیں بیان کر رہے تھے۔ حزقی ایل نے جلد ہی بعد آغاز کیا، اور کچھ دیر بعد، عبدیہا نے؛ لیکن ان دونوں نے دانی ایل کی طویل اور درخشاں خدمت کے اختتام سے برسوں پہلے اپنا کام مکمل کر لیا۔ صرف تین نبی اُس کے بعد آئے: حسی اور زکریاہ، جنہوں نے 520-518 ق م میں مختصر مدت تک بیک وقت نبوت کا منصب انجام دیا، اور ملاکی، عہد عتیق کے آخری نبی، جو تقریباً 397 ق م کے اُس پاس کچھ عرصہ نمایاں رہا۔" یورایہ اسمتھ، Daniel and the Revelation.

19

سمتھ نے آیت انیس کے "قہر" کو وقت کی ایک مدت کے طور پر درست طور پر شناخت کیا۔ اس نے اس مدت کو دانی ایل باب آٹھ آیت تیرہ کے مطابق مقدس مقام اور لشکر کی پامالی قرار دیا، اور اختتامی تاریخ 22 اکتوبر 1844 کو بھی درست طور پر متعین کیا۔

سمتھ کسی حد تک درست تھے، لیکن وہ حقیقت سے چوک گئے کیونکہ انہوں نے وہی کیا جو اُن کی نبوتی تطبیقات کی نمایاں خصوصیت تھی۔ انہوں نے کلام نبوت کی تعبیر میں تاریخ کو رہنما بنا لیا، بجائے اس کے کہ کلام نبوت کو تاریخ کی اپنی فہم کی رہنمائی کرنے دیتے۔ اگر ہم بائبل کو نبوتی تاریخ کی تعبیر کرنے دیں، تو پھر ہمارے پاس تاریخ کا مطالعہ کرنے کے لیے درست معلومات ہوں گی۔

بائبل یہ تعلیم دیتی ہے کہ جس سے آدمی مغلوب ہو جائے، وہ اسی کا غلام ہوتا ہے۔

جبکہ وہ انہیں آزادی کا وعدہ کرتے ہیں، وہ خود فساد کے غلام ہیں، کیونکہ جس کے ہاتھ کوئی مغلوب ہو جائے، اسی کا وہ غلام بنایا جاتا ہے۔ ۲-پطرس ۱:۹

منسیٰ کو ۶۷۷ قبل مسیح میں قیدی بنا کر بابل لے جایا گیا۔ وہیں یہوداہ مغلوب ہوا اور غلامی میں ڈال دیا گیا۔ یہی نقطہ آغاز ہے جو ۱۸۴۳ اور ۱۸۵۰ کے دونوں چارٹس پر دکھایا گیا ہے، جنہیں سسٹر وائٹ نے درست قرار دیا ہے۔ سمتھ دانیال کے باب آٹھ، آیت تیرہ میں روندنے کا آغاز یہوداہ کے آخری بادشاہ صدقیہ سے بتاتا ہے۔ صدقیہ تدریجی عدالت کا انجام تھا، آغاز نہیں۔ سسٹر وائٹ نشاندہی کرتی ہیں کہ بابل میں منسیٰ کی اسیری آنے والی باتوں کا "بیعانہ" تھی۔ "بیعانہ" ایک پیشگی ادائیگی ہے، اور اس خریداری کے آغاز کی علامت ہوتا ہے جس کے بعد مزید ادائیگیاں ہوتی ہیں۔

وفاداری کے ساتھ انبیائوں نے اپنی تنبیہات اور نصیحتیں جاری رکھیں؛ بے خوف ہو کر انہوں نے منسیٰ اور اس کی قوم سے کلام کیا؛ لیکن پیغامات کو حقارت سے ٹھکرایا گیا؛ راہ حق سے پھر جانے والے یہوداہ نے پروا نہ کی۔ اس بات کی پیشگی علامت کے طور پر کہ اگر وہ بے توبہ رہیں تو قوم پر کیا گزرے گی، خداوند نے اجازت دی کہ ان کے بادشاہ کو آشوری سپاہیوں کے ایک دستے نے گرفتار کر لیا، جنہوں نے 'اسے بیڑیوں میں جکڑ دیا، اور اسے بابل لے گئے'، جو اس وقت ان کا عارضی دارالحکومت تھا۔ یہ مصیبت بادشاہ کو ہوش میں لے آئی؛ اُس نے اپنے خداوند خدا کی منت کی، اور اپنے باپ دادا کے خدا کے حضور بہت فروتنی کی، اور اس سے دعا کی؛ اور وہ اس سے راضی ہوا، اور اس کی التجا سن لی، اور اسے پھر یروشلم میں اس کی بادشاہی میں واپس لے آیا۔ تب منسیٰ جان گیا کہ خداوند ہی خدا ہے۔' اخبارِ ایام دوم 13-33:11۔ لیکن یہ توبہ، اگرچہ غیر معمولی تھی، مملکت کو برسوں کے بت پرستانہ اعمال کے بگاڑنے والے اثرات سے بچانے کے لیے بہت دیر سے آئی۔

بہت سے ٹھوکر کھا کر گر پڑے تھے، اور پھر کبھی نہ اٹھے۔ انبیا اور بادشاہ، 382۔

منسی اس "بیعانے" کی علامت بنا جس نے "سات زمانوں" کی "لعنت" کا آغاز کیا، جو آخری "قہر" تھا، کیونکہ "پہلا قہر" تو تب ہی شروع ہو چکا تھا جب شمالی سلطنت 723 قبل مسیح میں اسیر کر لی گئی تھی۔ پھر یہویاقیم کی برطرفی پر، جب دانی ایل اسیری میں لے جائے گئے، تو اسیری کے وہ ستر برس شروع ہوئے جن کی نشاندہی یرمیاہ نے کی تھی، اور یہ 606 قبل مسیح میں شروع ہوئے۔ یہویاقیم کے بعد دو بادشاہ گزرے تو یروشلم تباہ کر دیا گیا اور آخری یہوداہی بادشاہ، صدقیہ، نے دیکھا کہ اس کے بیٹوں کو اس کے سامنے قتل کیا گیا؛ پھر اس کی آنکھیں نکال دی گئیں اور اسے اسیر کر کے بابل لے جایا گیا۔

سمتھ نے پوری تدریجی عدالت کو صدقیہ پر منطبق کیا اور اپنے قیاس کے لیے صدقیہ کے فیصلے کو حوالہ متن کے طور پر استعمال کیا۔ صدقیہ کا فیصلہ—جو "بدکار اور ناپاک شہزادہ" تھا—یہ ظاہر کرتا تھا کہ یہوداہ کا تاج اس وقت تک ہٹا لیا جانا تھا جب تک مسیح آ کر بادشاہی قائم نہ کرے۔ سمتھ نے کہا، "وہ زمینی طاقتوں کے زیر تسلط ہیں، اور رہیں گے جب تک داؤد کا تخت پھر سے قائم نہ ہو جائے—جب تک اس کا جائز وارث، یعنی مسیح، سلامتی کا شہزادہ، آنے لے جائے، اور تب یہ اسے دے دیا جائے گا۔" 22 اکتوبر 1844 کو، دانی ایل کے ساتویں باب کی آیات 13 اور 14 کی تکمیل میں، مسیح، جو ابن انسان کے طور پر ظاہر کیا گیا، بادشاہی حاصل کرنے کے لیے باپ کے حضور آیا۔

میں نے رات کی روباؤں میں دیکھا، اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جو ابن آدم کی مانند تھا آسمان کے بدللوں کے ساتھ آیا، اور عتیق الایام کے پاس پہنچا، اور وہ اسے اس کے حضور لے آئے۔ اور اسے سلطنت، جلال اور بادشاہی دی گئی تاکہ سب لوگ، قومیں اور زبانیں اس کی خدمت کریں۔ اس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی، اور اس کی بادشاہی ایسی ہے جو برگز برباد نہ کی جائے گی۔ دانی ایل 7:13، 14۔

سسٹر واٹ تصدیق کرتی ہیں کہ دانیال کے ساتویں باب کی آیات تیرہ اور چودہ کی تکمیل 22 اکتوبر 1844ء کو ہوئی۔

"ہمارے سردار کاہن کی حیثیت سے مسیح کا قدس الاقداس میں آنا، مقدس کی تطہیر کے لیے، جیسا کہ دانی ایل 8:14 میں منکشف کیا گیا ہے؛ ابن آدم کا قدیم الایام کے حضور آنا، جیسا کہ دانی ایل 7:13 میں پیش کیا گیا ہے؛ اور خداوند کا اپنے بیکل میں آنا، جس کی پیشین گوئی ملاکی نے کی—یہ سب ایک ہی واقعہ کی توصیفات ہیں؛ اور اسی کی نمائندگی دولہا کے شادی میں آنے سے بھی کی گئی ہے، جسے مسیح نے متی 25 میں دس کنواریوں کی تمثیل میں بیان کیا ہے۔" عظیم کشمکش، 426۔

سمتھ نے "غضب کی آخری انتہا" کے کلیدی پہلو پر بات نہیں کی۔ اس نے اس بائبل اصول سے گریز کیا جس نے یہ واضح کیا کہ یہوداہ منسی کے زمانے میں مغلوب ہو چکا تھا، اور یہ کہ وہ اسیری جو صدقیہ سے دو بادشاہ پہلے شروع ہوئی تھی، یہ بھی ظاہر کرتی تھی کہ صدقیہ کے اپنے انجام کو پہنچنے سے پہلے ہی یہوداہ بابل کے ماتحت ہو چکا تھا۔ ان واضح چشم پوشیوں کے باوجود، اس نے پھر بھی کہا، "یہاں خدا کے اپنے عہد کے لوگوں کے خلاف اس کے غضب کی مدت ہے؛ وہ مدت جس کے دوران مقدس اور لشکر کو پامال کیا جانا ہے۔" چنانچہ وہ براہ راست "خدا کے غضب کی مدت" کو دانی ایل، باب آٹھ، اور آیت تیرہ کے سوال "کب تک" کے ساتھ جوڑتا ہے۔ اس کا جواب آیت چودہ میں یہ تھا کہ 22 اکتوبر 1844 تک۔

بابل کی غلامی میں بکھیر دیے جانے کا عمل ایک تدریجی تاریخی سلسلہ تھا جو 677 قبل مسیح میں شروع ہوا اور 1844 تک جاری رہا۔ یہ مدت 2520 برس کے برابر ہے، جو کہ احبار چھبیس کے "سات زمانے" ہیں۔ اس مدت کے اختتام 22 اکتوبر 1844 کو دانی ایل کے لیے دو ہزار تین سو شام و صبح والی "vision"

"vision" کی دوسری گواہی فراہم کی۔

جبرائیل کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ دانی ایل کو اس روپا کی سمجھ دے، اور جبرائیل نے جو کیا وہ یہ تھا کہ 22 اکتوبر 1844 کی اختتامی تاریخ کے لیے دوسرا گواہ فراہم کیا۔ نہ صرف اس نے دونوں وقت کی پیشین گوئیوں کی تکمیل کی تاریخ قائم کرنے کے لیے دوسرا گواہ فراہم کیا، بلکہ جیسا کہ اسمتھ نے درست طور پر نشاندہی کی، 1844 کے دوسرے گواہ سے متعلقہ مدت کو آیت تیرہ میں اس عرصے کے طور پر پہچانا گیا تھا جس میں مقدس مقام اور لشکر کو زیرِ پا روند دیا جانا تھا۔ آیت تیرہ میں سوال یہ ہے، "روزانہ قربانی اور معصیت ویرانی کے بارے میں یہ روپا کب تک ہے، تاکہ مقدس مقام اور لشکر دونوں زیرِ پا روندے جائیں؟" وہ مدت "لاویان باب چھبیس" کے "سات گنا" تھی۔

سمتھ نے جو نہ دیکھا، یا جس کی نشاندہی سے گریز کیا، وہ یہ تھا کہ انیسویں آیت کا "قہر" اسی قہر کا "آخری انجام" تھا۔ اگر "آخر" ہے تو "اول" بھی ہے، اور دانی ایل گیارہویں باب میں بتاتا ہے کہ "پہلا قہر" کب ختم ہوا۔ وہ تاریخ دور میں حکمرانی کرنے والی پاپائیت کی نشاندہی کر رہا ہے، اور وہ بیان کرتا ہے کہ پاپائیت اس وقت تک کامیاب رہے گی جب تک وہ قہر پورا نہ ہو جائے یا ختم نہ ہو جائے۔

اور بادشاہ اپنی مرضی کے موافق کرے گا؛ وہ اپنے آپ کو سربلند کرے گا اور ہر معبود سے بڑھ کر اپنے آپ کو بڑا ٹھہرائے گا، اور خداؤں کے خدا کے خلاف حیرت انگیز باتیں کہے گا، اور جب تک قہر پورا نہ ہو جائے کامیاب رہے گا، کیونکہ جو مقرر کیا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ دانی ایل 11:36

چھتیسویں آیت کو عام طور پر وہ آیت سمجھا جاتا ہے جسے رسول پولس نے تھسلنیکوں کے نام اپنے دوسرے خط میں پیرایہ بدل کر بیان کیا ہے۔

کوئی تمہیں کسی طرح بھی فریب نہ دے، کیونکہ وہ دن نہ آئے گا جب تک پہلے ارتداد نہ ہو جائے اور گناہ کا آدمی، ہلاکت کا فرزند، ظاہر نہ ہو؛ جو مخالفت کرتا ہے اور اپنے آپ کو ہر ایک سے جو خدا کہلاتا ہے یا معبود ہے بلند کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ گویا خدا، خدا کے پیکل میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے۔ ۲ تھسلنیکوں ۳:۴

پولس کے مطابق "گناہ کا آدمی"، جو "ہلاکت کا فرزند" بھی ہے، جو "مخالفت کرتا ہے اور اپنے آپ کو ہر اس چیز سے جو خدا کہلاتی ہے یا جس کی عبادت کی جاتی ہے بلند کرتا ہے"، وہی "بادشاہ" بھی ہے جو "اپنی مرضی کے مطابق کرے گا؛ اور وہ اپنے آپ کو بلند کرے گا اور ہر معبود سے بڑھ کر اپنے آپ کو بزرگ بنائے گا۔" دونوں عبارتیں روم کے پوپ کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ دانی ایل لکھتا ہے کہ پوپ کامیاب ہوگا، جس کا مطلب ہے آگے بڑھنا، یہاں تک کہ "غضب پورا ہو جائے"۔ آیت چھتیس میں اس غضب کو "ٹھہرایا گیا" تھا۔ لفظ "ٹھہرایا" کا مطلب "زخمی کرنا" ہے۔

پاپائیت کو 1798 میں اپنا "مہلک زخم" لگا، اور اسی نقطے پر "پہلا غضب" پورا ہوا یا ختم ہو گیا۔ لفظ "accomplish" کا مطلب ختم ہونا یا موقوف ہونا ہے۔ باب آٹھ، آیت انیس میں "غضب" کے خاتمے نے اس مدت کے خاتمے کی نشاندہی کی جس میں مقدس اور لشکر کو پامال کیا جانا تھا۔ وہ مدت 1844 میں ختم ہوئی، لیکن "پہلا" غضب 1798 میں ختم ہوا۔

"جب 677 قبل مسیح میں بادشاہ منسی کو آشوریوں کے ہاتھوں بابل لے جایا گیا تھا، اس کے دو ہزار پانچ سو بیس سال بعد "آخری" غضب 1844 میں ختم ہوا۔" جب 723 قبل مسیح میں اسرائیل کی شمالی مملکت کو آشوریوں کے ہاتھوں غلامی میں لے جایا گیا تھا، اس کے دو ہزار پانچ سو بیس سال بعد "پہلا" غضب 1798 میں ختم ہوا۔"

دانی ایل کی کتاب میں پوشیدہ "سات زمانے" کے بارے میں ابھی مزید کہنا باقی ہے، اور ہم اس موضوع کو اپنے اگلے مضمون میں زیر بحث لائیں گے۔

'اور لاودکیہ کی کلیسیا کے فرشتہ کو لکھ: یہ باتیں آمین، یعنی امین اور سچا گواہ، اور مخلوقاتِ خدا کی ابتدا، فرماتا ہے: میں تیرے اعمال جانتا ہوں کہ تو نہ سردے نہ گرم؛ کاش تو سرد یا گرم ہوتا۔ پس چونکہ تو نیم گرم ہے، اور نہ سردے نہ گرم، اس لیے میں تجھے اپنے منہ سے اگل دوں گا۔ کیونکہ تو کہتا ہے کہ میں دولتمند ہوں، اور مال و دولت سے مالا مال ہوں، اور مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں؛ اور تجھے معلوم نہیں کہ تو بدبخت، اور قابل ترس، اور غریب، اور اندھا، اور ننگا ہے۔'

خداوند یہاں ہمیں دکھاتا ہے کہ وہ پیغام جو اس کے اُن خادموں کے ذریعے اس کی قوم تک پہنچایا جانا ہے جنہیں اُس نے لوگوں کو خیردار کرنے کے لیے بلایا ہے، امن و سلامتی کا پیغام نہیں ہے۔ یہ صرف نظری نہیں بلکہ ہر پہلو میں عملی ہے۔ لاودکیہ والوں کے نام پیغام میں خدا کے لوگوں کو نفسانی اطمینان کی حالت میں دکھایا گیا ہے۔ وہ مطمئن اور بے فکر ہیں، اپنے آپ کو روحانی کامیابیوں کی بلند حالت میں سمجھتے ہیں۔ 'کیونکہ تو کہتا ہے، میں دولت مند ہوں، اور مال و دولت میں بڑھ گیا ہوں، اور مجھے کسی چیز کی حاجت نہیں؛ اور تو نہیں جانتا کہ تو خستہ حال، اور قابل رحم، اور غریب، اور اندھا، اور ننگا ہے۔'

"انسانی ذہنوں پر اس سے بڑا فریب اور کیا طاری ہو سکتا ہے کہ جب وہ سب کے سب غلط ہوں تو انہیں یہ اعتماد ہو کہ وہ درست ہیں! سچے گواہ کا پیغام خدا کے لوگوں کو ایک افسوسناک فریب میں پاتا ہے، تاہم اس فریب میں بھی وہ مخلص ہیں۔ انہیں معلوم نہیں کہ ان کی حالت خدا کے نزدیک نہایت قابل افسوس ہے۔ جن سے خطاب کیا جا رہا ہے وہ اپنے آپ کو یہ سمجھا رہے ہیں کہ وہ بلند روحانی حالت میں ہیں، لیکن سچے گواہ کا پیغام ان کی روحانی نابینائی، غربت، اور بدحالی کی حقیقی حالت کی چونکا دینے والی مذمت کے ذریعے ان کے اطمینان کو توڑ دیتا ہے۔ اتنی کاٹ دار اور سخت گواہی غلط نہیں ہو سکتی، کیونکہ بولنے والا سچا گواہ ہے، اور اس کی گواہی لازماً درست ہے۔" گواہیاں، جلد سوم، صفحہ 252۔